ماہنامہ

# حامی الشفاء

میرٹھ یو۔پی

زیر سرپرستی
شفاء الملک حکیم
ناصر الدین طہیر حسینی

حکیم اجمل خاں
میموریل کمیٹی یو۔پی
کا
ترجمان

جلد ۲ شمارہ ۶

جون ۱۹۶۱ء

ایڈیٹرز
حکیم ڈاکٹر انجم جمالی
حکیم سید شاہ حسین ظہیر

زر سالانہ
تین روپے
فی پرچہ
چار آنے


# بنارس میں مرکزی یونانی طبی کانفرنس کا سالانہ اجلاس

## ہندوستانی اطباء کے اہم مسائل پر غور و فکر

## یو۔پی کے گورنر اور وزیر اعلیٰ بھی شریک ہو رہے ہیں!

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے مرکزی دفتر دہلی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس سال کانفرنس کا مرکزی سالانہ اجلاس یو۔پی کے مشہور شہر بنارس میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ بعض خاص حالات کی بنا پر کانفرنس کے انعقاد کی تاریخیں بجائے مئی کے ستمبر یا اکتوبر میں رکھی جائیں گی۔ مرکزی طبی کانفرنس کے اجلاس تک غالباً مطالبات کمیٹی کی رپورٹ بھی شائع ہو جائے گی۔ اسلئے یہ امید کی جا رہی ہے کہ اجلاس طب اور اطباء کے ان اہم اور بنیادی مسائل پر فیصلہ کن رہنمائی کر سکے گا جو اس وقت فن طب کو درپیش ہیں۔ اجلاس میں شرکت کے لئے یو۔پی کے گورنر اور وزیر اعلیٰ جو طب سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اپنی شرکت سے کانفرنس کو نوازیں گے۔ یو۔پی کے پرجوش طبی رہنما اور بنارس طبیہ کالج کے پرنسپل جناب حکیم محمد کاظم صاحب ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی اجلاس کی کامیابی کے لئے بڑی سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ اور موصوف کی تگ و دو سے یقین ہے کہ مرکزی کانفرنس کا یہ اجلاس اپنے سابقہ اجلاسوں سے بڑھ کر کامیاب و مفید ہوگا۔

علیگڈھ کے بعد مرکزی طبی کانفرنس کا یہ اجلاس جن حالات میں منعقد کیا جا رہا ہے ہندوستانی اطباء اب ان سے آگاہ ہیں۔ طب یونانی اس وقت موت اور زندگی کے جس دوراہے پر کھڑی ہے وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے کہ اطباء ابھی سے اپنی تمام کوششیں اجلاس کی کامیابی میں صرف کرنا شروع کر دیں۔ اجمل خاں میموریل کمیٹی کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ اکابر ہند سے اس موقع اجلاس اتحاد اور ہم آہنگی کا مطالبہ کرے۔ جس کی زندہ جاوید مثال حکیم اجمل خاں اعظم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کے طبیبوں کو علی گڑھ کانفرنس کی تجویزوں اور تحریکوں کا جائزہ لینا ہے۔ اور یہ معلوم کرنا ہے کہ ہم نے اس عرصہ میں کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ بھی پتہ چلانا ہے کہ ہماری کامیابی کی راہ میں جو رکاوٹیں اور جو پہاڑ حائل ہیں انہیں کس طرح دور کیا جائے۔ اب اس بارے میں دو رائے نہیں ہیں کہ اطباء کے جمود کی ایک بڑی وجہ طبی مسائل سے اطباء کی ناواقفیت تھی۔ ملک کے مختلف طبی اداروں اور اطباء کی جماعتوں نے اس جہالت اور غفلت کو بڑی حد تک دور کر دیا ہے۔ اجمل خاں میموریل کمیٹی یو پی اور [illegible] نے بھی اپنی پوری قوت اس بات پر صرف کی ہے کہ موجودہ حالات کا کچھ نہ کچھ اندازہ اطباء کرام کر سکیں۔ طبی کانفرنسوں کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اطباء کی عدم واقفیت کو حقیقت کے علم سے اور جمود کو زندگی سے بدل دیا جائے۔ اسلئے ادارہ حامی الشفاء کانفرنس کی کامیابی اور اطباء کی کامرانی کے لئے پہلے سے زیادہ مستعد اور ہر طرح سے آمادہ تعاون و اشتراک ہے۔

اب اطباء کو یہ بتانے اور یاد دلانے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ کہ حال ہی میں حکومت بمبئی نے جدید ادویہ کے استعمال پر جو پابندی لگائی تھی۔ وہ طب یونانی پر قاتلانہ حملہ تھی۔ لیکن جب اطباء نے اور مختلف طبی تنظیموں نے یک آواز ہو کر حکومت کے اس رویہ پر تنقید کی۔ تو آخر بمبئی حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا۔

یہ ہمارے اتحاد کا اوّلین ثمرہ ہے اور ہماری کامیابی کا ناقابل تغیر قانون ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ جب تک اطباء اپنے اس اتحاد کو قائم رکھیں گے۔ زندگی کی سرمدی کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں گی۔ اور طب کی ساری مخالف قوتیں رُسوا اور ان کے راز طشت از بام ہوتے رہیں گے۔

# دیسی ادویہ کی ترقی اور بقا کا اوّلین بنیادی مسئلہ

## حکومت ہند کے شعبہ حیاتیات کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا فیصلہ بڑے پیمانہ پر دواؤں کی کاشت

حکومت ہند کی دیسی ادویہ کمیٹی کی مرکزی تنظیم نے ملک کی تمام ریاستوں میں بڑے پیمانہ پر دیسی دواؤں کی کاشت کے بارے میں ایک اہم اور بنیادی فیصلہ کیا ہے۔ اسکے تمام مصارف یہ مرکزی تنظیم برداشت کرے گی۔ اس ادارہ کی کانفرنس گزشتہ ماہ بنگلور میں ادارہ کے ڈائرکٹر جنرل پروفیسر ایم۔ ایس۔ ٹھیکر کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس ادارہ کو کئی ہندوستانی ریاستوں نے تقریباً تین ہزار ایکڑ زمین دینا منظور کیا ہے۔

حکومت جموں اور کشمیر نے اور اتر پردیش نے بھی تین ہزار ایکڑ زمین دینا منظور کیا ہے۔ حکومت آسام بھی اتنی ہی زمین ادارہ کو دینے کا ارادہ کر رہی ہے۔ اس طرح ملک کی مختلف ریاستوں میں دیسی ادویہ کی کاشت کا کام بڑے پیمانہ پر ہو سکے گا۔ اور ملک میں دیسی ادویہ کی فراہمی کا کام آسان اور بہتر طریقہ پر کیا جا سکے گا۔

# آیورویدک اور یونانی میں تفریق کی بدترین مثال!

## حکومت جموں اور کشمیر کے لئے لمحہ فکر! جموں صوبائی آیورویدک سبھا کا گمراہ کن رویہ!

حکومت جموں اور کشمیر نے مجوزہ طبیہ کالج کے قیام کے سلسلے میں چند طبیبوں کا تقرر کیا ہے۔ اُمید ہے کہ طبیہ کالج آئندہ تعلیمی سیشن سے یعنی ستمبر سے اپنا کام شروع کر دے گا۔ افسوس ہے کہ جموں صوبائی آیورویدک سبھا نے ابھی سے طبیہ کالج کے قیام کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ سابقہ اسکیم میں حکومت ایک آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ لیکن آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس اور آل کشمیر طبی کانفرنس نے ایک جداگانہ طبیہ کالج کے قیام پر اصرار کیا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ جموں اور کشمیر میں ایک طبیہ کالج کا قیام ریاستی عوام کے لئے ازبس ضروری ہے۔ حکومت نے مرکزی طبی کانفرنس کی اس سفارش کے پیش نظر ریاستی عوام کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے جداگانہ طبیہ کالج کی اسکیم عمل میں لانا منظور کیا ہے۔

بخشی غلام محمد صاحب وزیر اعظم ریاست جموں اور کشمیر نے ایک وید کو کالج کا پرنسپل مقرر کیا ہے جو ہر طرح سے غلط اور مضر ہے۔ ایک ایسے ادارہ میں جہاں طب کی تعلیم و تحقیق کا منصوبہ ہے ایک ایسے شخص کا پرنسپل ہونا جو طب کی تعلیم سے نہ صرف ناواقف بلکہ طب کی تعلیم کا منکر ہے طبی ادارہ کے مفاد کے خلاف ہے۔ ان حالات میں صوبائی آیورویدک سبھا کے پردھان برہم چاری شیو پرشاد نے ابھی سے طبیہ کالج کے قیام کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے اقدام سے حکومت کا لاکھوں روپیہ زائد خرچ ہوگا۔ اور آیورویدک و یونانی کالجوں میں لگی ساٹھ طلبا کا داخلہ ہوگا۔ حالانکہ حکومت نے جو میڈیکل کالج اب تک قائم کئے ہیں اور ان پر جو رقم صرف کی ہے اس کے پیش نظر دیسی طب کے کالج بہت کم خرچ اور ملک کی ضرورتوں کے عین مطابق ہے۔ ان دیسی کالجوں میں بھی اکثر آیورویدک کالج ہیں۔ طبیہ کالج سارے ملک میں صرف گنتی کے ہیں اور ان کا حال بھی قابل گفتنی ہیں۔ ایسے حالات میں حکومت کشمیر کا طبیہ کالج کا قیام قابل مبارکباد ہے۔ بشرطیکہ اس کا کل انتظام کسی لائق اور فاضل طبیب کے سپرد ہو۔

# یہ کہاں کی دوستی ہے

یو۔پی سرکار کے مشہور بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی نے اپنے تمام رجسٹرڈ طبیبوں کی ایک طویل فہرست (تین حصوں میں) راشٹر بھاشا ہندی میں شائع کرنے کی کرپا کی ہے۔ دیکھنے دکھانے میں تو یہ بڑے کام کی بات ہے مگر فہرست پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسمیں سارے عام ناموں کی شدھی کی گئی ہے۔ اور اگر فہرست کے مطالعہ اور مدد سے کسی طبیب کا نام لکھا جائے تو پڑھنے والا خود اپنے بھی نام کو ٹھیک نہیں بتا سکتا۔ لکھے موسیٰ پڑھے عیسیٰ یہ اس فہرست کا کارنامہ ہے۔ ہندی لکھاوٹ میں اول تو بہت سے اُردو کے حروف لکھے ہی نہیں جا سکتے۔ جیسے ظ۔ ع۔ ذ۔ خ۔ ز۔ وغیرہ اور اگر ان جیسے حروف بنا بھی لئے جائیں تو پڑھنے والا یہ پتہ نہیں چلا سکتا۔ کہ ٹھیک نام کیا ہے۔ خیر یہ تو ہندی زبان کی برکت کی بات ہے لیکن بورڈ کی ستم ظریفی یہ ہے کہ حکیموں کی یہ فہرست بھی نہایت ادھوری اپنل اور بے جوڑ ہے۔ نہ تو یہ اس لحاظ سے مکمل کہی جا سکتی ہے کہ اس میں سارے رجسٹرڈ طبیب آگئے ہیں۔ نہ اس لحاظ سے مکمل کہی جا سکتی ہے کہ اسکے دیکھنے سے رجسٹرڈ طبیبوں کی ٹھیک گنتی کا پتہ چل سکتا ہے۔ دیسی طبیب جو ہندی لکھاوٹ سے انجان ہیں انکے لئے یہ فہرست بے کار ہے۔ اور یو۔پی کے لاکھوں بسنے والے جو اُردو لپی ہی جانتے ہیں وہ بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اگر اس فہرست کے شائع کرنے سے راشٹر بھاشا کی سیوا ہوتی ہے تو ہم اس سیوا کا جی جان سے سواگت کرتے ہیں لیکن اگر اس فہرست کے شائع کرنے سے نہ کوئی طبیب فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ نہ اُردو جاننے والے کسی آدمی کا بھلا ہو سکتا ہے تو ایسی کرپا پر غم کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ یو۔پی کے سینکڑوں اُردو جاننے والے طبیب اور لاکھوں اُردو جاننے والے اس بات کا جائز اور لازمی حق رکھتے ہیں کہ یہ فہرست انکی مادری زبان میں اور ان کے تسلیم شدہ رائج رسم الخط میں بھی ضرور اور جلد شائع کی جائے۔ اس سے بھی بڑھکر اندھیر نگری اور تانا شاہی کی بات یہ ہے کہ بورڈ کو اگر کوئی خط کسی بھی ضروری بات کے بارے میں لکھا جائے تو بورڈ کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔ اس بارے میں اگر بورڈ کی شکایت بھی کی جائے تو کوئی اس پر دھیان بھی نہیں دیتا۔ ایسا پتہ چلتا ہے کہ بورڈ کے کرتا دھرتا ایک چپ سو کو ہرائے اپنا دین دھرم خیال کرتے ہیں۔ یو۔پی سرکار اور بورڈ آف انڈین میڈیسن دونوں کی ایسی چپ چپی بتاتی ہے کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ کیا بورڈ اور یو۔پی سرکار دونوں اسمیں برابر کے شریک ہیں۔ یا یو۔پی سرکار کا کوئی خفیہ حکم ہے جس کی پابندی سب سے بڑھکر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی ہی کرتا ہے۔ کیا یو۔پی سرکار یا اس کا چہیتا بورڈ آف انڈین میڈیسن ہمیں بتا سکتا ہے کہ اس غلط، ادھوری اور بیکار فہرست کا شائع کرنا کہاں کی اور کس کی دوستی ہے۔ اور یہ شبھ گھڑی کب اور کیسے آئیگی جب ایک ایسی ٹھیک اور مکمل فہرست اُردو میں بھی شائع ہو کر حکومت اور عوام دونوں کی صحیح رہنمائی کر سکے گی۔

## جناب ایڈیٹر صاحب "حامی الشفاء" میرٹھ

میں بورڈ آف انڈین میڈیسن میں بحیثیت یونانی طبیب کے رجسٹرڈ ہوں۔ میرا رجسٹریشن سنہ ۱۹۳۹ء میں ہوا تھا اور میرے رجسٹریشن سرٹیفکٹ

کا نمبر ۱۵۷۵ ہے۔ تاریخ رجسٹریشن ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء ہے۔ رجسٹرڈ طبیب کو اپنا ایک نمائندہ انتخاب کرکے بورڈ میں بھیجنے کا قانون اور دستور ہے جو طبیبوں کی نمائندگی کے فرائض انجام دیتا ہے اور رجسٹرڈ طبیب اسکو اپنے ووٹ سے انتخاب کرتے ہیں۔ مجھے بورڈ کی اس بدنظمی پر بہت دکھ اور تکلیف ہے کہ مجھے اتنے عرصہ سے اپنے حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ میرے پاس انتخاب کے لئے کوئی بیلٹ پیپر وغیرہ بھی نہیں آتا۔ میں نے اس سلسلے میں بہت دفعہ بورڈ کو لکھا اور عرضیاں بھیجیں کہ میں انڈین نیشنل ہوں۔ میرے نام اور پتہ میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن اسکے باوجود مجھے بورڈ نے اس بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کا اخبار بھی طبی حقوق کی بڑی حد تک نگہداشت کرتا ہے۔ کیا میں توقع رکھوں کہ اس سلسلے میں طبیبوں کو حق تلفی سے بچانے کے لئے آپ چند قطرے سیاہی صرف کرکے بورڈ کو متوجہ فرمائیں گے۔

نیاز کیش

(حکیم) السید مسعود علی معصوی

میرٹھ

۷ جون سنہ ۱۹۶۱ء

# مجرّبات خصوصی

ہم شکر گزار ہیں کہ جناب حکیم سید حامد علی صاحب دہلوی سابق چیف کیمسٹ ہندوستانی دواخانہ دہلی نے "حامی الشفاء میرٹھ" کو اپنے قیمتی مجربات سے نوازنا منظور فرمالیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف اس دور میں اپنے علمی کمالات طبی ریسرچ تحقیقات و تجربات کے اعتبار سے ہندوستان بھر کے طبی حلقوں میں فخر و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان اعظمؒ کے مشن کو کامیاب بنانے میں تقریباً نصف صدی موصوف نے زبردست جدوجہد اور ایثار فرمایا ہے۔ اور ارباب کمال حکماء خاندان شریفی وغیرہ کی صحبتوں میں بیش بہا خاندانی اور سینہ بسینہ مجربات حاصل کرنے میں صرف کئے ہیں۔ دہلی کا کوئی مطب یا دواخانہ موصوف کے فیوض و برکات سے خالی نہیں ہے اور ہر جگہ آپکے علم و کمال کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قارئین حامی الشفاء بھی ان گراں قدر تجربات سے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے۔

(ادارہ)

## جریان رقت منی

(۱) تخم کنگنی خورد — کچلہ مدبر خانہ ساز — تخم جوز ماثل اسود مدبر
ا تولہ — ا تولہ — ا تولہ

کشتہ قلعی — کشتہ بیضہ مرغ — آب ادرک خالص میں خوب کھرل کرکے
۱۰ ماشہ — ۱۰ ماشہ — بقدر ضرورت

حبوب بقدر جوار بنائیں۔

## (۲) اکسیری (بخار، اسہال، ہیضہ کے لئے)

گیرو۔ پھٹکری سفید بریاں۔ مرچ سیاہ — نوشادر
ا تولہ — ۳ ماشہ — ۶ ماشہ — ا تولہ

خوب باریک سفوف تیار کریں۔ خوراک ایک ماشہ

## (۳) مقوی باہ و اعصاب

مغز بادام شیریں، کچلہ مدبر خانہ ساز۔ زنجبیل۔ فلفل سفید، زعفران اصلی
۶ ماشہ — ۳ ماشہ — ۱۰ ماشہ — ۶ سرخ — ۳ سرخ

مشک عنبر اشہب۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ بیضہ مرغ جوہری۔ دواء الذہب
۱ سرخ — ۱ سرخ — ۱۰ ماشہ — ۱۰ ماشہ — ۱۰ ماشہ

آب ادرک خالص میں بقدر ضرورت خوب کھرل کریں۔ گولیاں جوار کی برابر بنائیں

## (۴) برائے سوزاک

بیروزہ خام مصفیٰ — آرد نخود بریاں — پھٹکری سفید بریاں
ا تولہ — ۲ تولہ — ۶ ماشہ

نخودی گولیاں تیار کریں۔ تین تین گولیاں صبح دوپہر اور شام ہمراہ لسی یا شربت بزوری معتدل کیساتھ استعمال کریں۔

## (۵) برائے سیلان الرحم

دانہ الائچی کلاں — مستگی رومی — ملی کھانڈ دیسی — کشتہ صدف — کشتہ بیضہ مرغ
ا تولہ ۲ ماشہ — ا تولہ ۲ ماشہ — ۳ تولہ — ۳ ماشہ — ۱۰ ماشہ

باریک سفوف تیار کرکے ۱۲ خوراک بنالیں۔ ایک خوراک رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔

# تنقید و تبصرے

تنقید و تبصرے کے لئے دو جلدوں کا آنا ضروری ہے۔ تبصرے ترتیب وار شائع کئے جائینگے۔

## رسالہ "تندرستی" لائلپور

زیر نظر رسالہ طب یونانی کی بقاء کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کے مرقومات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحت و تندرستی کا قطعی ضامن ہے۔ اور ادارہ تحریر کے نامور اطباء قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے اس رسالہ کی نگرانی ایک تجربہ کار کہنہ مشق طبیب اعظم حکیم محمد صلاح الدین نعمانی (زبدۃ الحکماء) کو سپرد کی ہے۔

اسکے مضامین نہایت دلچسپ اور واقعی اطباء کے لئے مفید ہیں۔ فنی، علمی لحاظ سے پرچہ کا اٹھان بہت ہی اعلیٰ ہے۔

سالانہ چندہ: تین روپے۔ اور نمونہ مفت

ملنے کا پتہ: پاشا ہاؤس عبداللہ پور۔ لائلپور (مغربی پاکستان)

اُمید ہے ناظرین اسکی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ تاکہ طبی صحافت زندہ رہے۔

(مدیر)

## رسالہ "راز صحت" جالندھر

زیر نظر رسالہ ہندوستان کا طب قدیم کا وہ واحد ماہنامہ ہے جو شفاء الہند حکیم بہاری لال صاحب نگار کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ گیارہ سال سے طب کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

اس بھی رسالہ میں طبی سیاست، طبی تنظیم اور طبی مشاہیر کی سوانح عمریوں، طبی مجربات اور کارناموں کو درج کیا جاتا ہے۔

اس رسالہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک بہادر طبی صحافی کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ آپ بہت وسیع اخلاق، کثیر الملاقات، طبی حقوق، کے لئے تن من دھن سے تیار رہنے والے شخص ہیں۔ آپ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ پنجاب کا کوئی طبی جلسہ مکمل نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ یہ اسمیں شریک نہ ہوں۔ آپنے پنجاب کے اطباء میں اتحاد اور بیداری پیدا کی ہے۔ آپ کا یہ آفیشل پرچہ ہے۔ اُمید ہے کہ اطباء اور طبی خواہان فن اسکی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ قیمت سالانہ تین روپے

پتہ: بازار شہیدان جالندھر (پنجاب)

## رسالہ حکمت شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

اڈیٹر حکیم محمد ریاض حسن شاہ گیلانی۔ قیمت سالانہ چار روپیہ

زیر نظر رسالہ بڑا ہی دلچسپ ہے۔ اسکے مضامین صحت و طب کے لئے مخصوص ہیں۔ اور اس میں بھی ماہ مئی کے اڈیٹوریل میں ہمارے مشن مسیح الملک حکیم اجمل خاں کا طریقہ کار ہی کامیاب ہے کی تائید کی گئی ہے۔

آپنے پاکستان میں حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحبؒ کے نام کو زندہ رکھنے کی جو کوشش ہے وہ قابل داد ہے۔

اس رسالہ میں ستیاناسی بوٹی پر ایک نہایت عمدہ مضمون ہے۔ حکیم سید احمد واسطی کا بھی ایک اہم مضمون "تاریخ طب کا ایک اہم مسئلہ" ہے۔ اس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ خوب ترقی کرے گا۔ واقعی اس رسالہ میں حکیموں کو روشنی دکھائی گئی ہے۔ اور اگر اطباء کرام مالی امداد اور ذہنی توجہ دیں تو یہ پرچہ بام عروج پر پہونچ سکتا ہے۔

ہم ادارۂ حکمت کو خوش خبری سناتے ہیں کہ بہت جلد پاکستان میں حکیم اجمل خاں کی محبوب نظر طب کا بول بالا ہوگا۔ مگر ابتدائی طور پر طب کی کتابیں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ سب لوگ حکیم صاحب کی مطبوعات کو سمجھ کر فائدہ اٹھا سکیں۔ طب یونانی زندہ باد!

طب ہندی زندہ باد! طب پاکستانی زندہ باد!

### ہمارے رفیق، یو، پی کے مشہور طبیب کو سانحۂ غم

۳۱ر مئی سنہ ۱۹۶۱ء بوقت شب جناب حکیم ناظر حسن صاحب شمیم ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی۔ سہارنپور کی والدہ محترمہ راہی ملک بقا ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس صدمۂ جانکاہ میں حکیم صاحب کے برابر کے شریک ہیں۔ دُعا کرتے ہیں کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور حکیم صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے (ادارہ)

# پیغامات

## ممتاز الاطباء جناب حکیم قاضی محمد مسعود عالم صاحب آنریری مجسٹریٹ، قاضی شہر، سکندر آباد۔ صدر یونانی طبی کانفرنس۔ ضلع بلند شہر

آپکے حامی الشفاء کے چند پرچے میری نظر سے گذرے۔ اس زمانہ میں جبکہ ہر جماعت قدیم علوم و فنون کے احیاء کے لئے سرگرم کار نظر آرہی ہے۔ یہ معلوم ہوکر بڑی مسرت ہوئی کہ "حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی" کی زیر نگرانی طب یونانی کی خدمت کے سلسلے میں اس فن شریف کے خدمت گزاروں نے میرٹھ سے "حامی الشفاء" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا ہے میرا ایک قابل قدر اقدام ہے جسکے لئے اسکے بانی اور ادارہ اشاعت بجا طور پر مستحق مبارکباد ہیں۔

طب یونانی کے ایک اس ادنیٰ خادم کی حیثیت سے "جسکے خاندان نے چھ پشت سے اپنے آپکو اس فن کی جسکی افادیت کسی تعارف کی محتاج نہیں"۔ خدمت کے لئے وقف کردیا ہو میرے لئے اس ماہنامہ کا اجراء خصوصیت سے موجب مسرت و اطمینان ہے۔

میری دعا ہے کہ "حامی الشفاء" جن مقاصد کی اشاعت کی غرض سے عالم وجود میں آیا ہے انہیں اسے کامیابی ہو اور اس کے ذریعہ طب کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام پا سکے۔

## جناب ایم پی۔ سری واستو صاحب میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ۔ میرٹھ

میں نے آج شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری فاضل الطب، زبدۃ الحکماء کے شاندار مطب اور شفائی دوا خانہ میرٹھ کا معائنہ کیا۔ یہ دوا خانہ ایک قدیمی مشہور اور نیک نام طبی ادارہ ہے۔ جس نے ہمیشہ مخلصانہ طور پر عام پبلک کی طبی خدمات انجام دی ہیں۔ اور گورنمنٹ یو۔ پی۔ کی پبلک ہیلتھ اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ نے مختلف موقعوں پر اعتراف خدمات کے صلہ میں متعدد سونے کے تمغہ اور نقد انعامات اور لیٹر آف تھینکس عطا کئے ہیں۔ یہ سب عطیات جناب

## (حکیم ڈاکٹر) آر۔ ایل۔ کھنہ صاحب بی۔ آئی۔ ایم۔ ایس سکریٹری نیشنل میڈیکل ایسوسی ایشن آف انڈیا برانچ سہارنپور کی جانب سے مبارک باد

ماہنامہ حامی الشفاء میرٹھ نے طبیبوں اور ویدوں کی بہبودی کے لئے بڑی قربانی کی ہے۔ آپ واقعی زندہ دل انسان ہیں جنہوں نے طبیبوں کو اس موجودہ کشمکش سے نجات دلانے میں بڑی مدد دی ہے۔ میں آپکو پُر خلوص مبارکباد دیتا ہوں۔

## بابائے طب حضرت حکیم سید فرید احمد صاحب عباسی کا مکتوب گرامی بنام شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین ظہیری میرٹھ

آپ کو استادی حضرت مسیح الملکؒ سے جو خاص محبت ہے۔ اسکا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ "حامی الشفاء" جاری ہونے سے مجھے بڑی خوشی ہے۔ سچ ہے

یادگار خواجہ بود از خواجہ بر باد اشتن
شکر او را خوب تر این ہست اسلوبے دگر

خدا آپ جیسے سرپرستوں کو زندہ رکھے تاکہ حضرت مسیح الملک کا نام نامی روشن ہوتا رہے۔

شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری اور اس دواخانہ کی مقبول اور ہر دل عزیز خدمات کا ایسا امتیاز ہے جو مقابلتاً دوسرے اداروں کو حاصل نہیں۔ حقیقت میں پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ ان کی خدمات کا بیحد شکر گزار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کے دوسرے طبی ادارے یونانی طب کو عروج پر لے جانے کے لئے اور مفاد عامہ کی خاطر ان کی تقلید کرینگے جسکی موجودہ زمانہ میں سخت ضرورت ہے اور حکومت بھی دیسی طبوں کو عروج پر پہنچانا چاہتی ہے۔ (دستخط) ہیلتھ آفیسر

## ضلع میرٹھ یونانی طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی

### نئے ممبروں کے ناموں کا اعلان

میرٹھ۔ جناب حکیم مولوی ضیاء علی صاحب صدیقی کمیلی صدر یونانی طبی کانفرنس ضلع میرٹھ نے مندرجہ ذیل معتمد اطباء ضلع میرٹھ کو یونانی طبی کانفرنس ضلع میرٹھ کی ورکنگ کمیٹی کے لئے نامزد کیا ہے۔

جناب حکیم عبدالرب انصاری کمیلی۔ جناب مولوی حکیم ناصر حسین انصاری جناب حکیم سید مقصود علی صاحب ہاپوڑ۔ جناب الحاج حکیم شاہ ریاض الدین احمد صاحب قاضی آباد۔ جناب حکیم مولوی وزیر حسن صاحب قریشی لاوڑ۔ جناب شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین ظہیری میرٹھ۔ جناب حکیم امیر حسن صاحب ہاشمی سوڑہ۔ جناب حکیم سیف الدین احمد میونسپل کمشنر میرٹھ۔ جناب حکیم آغا عبدالسعید خاں میرٹھ۔ جناب حکیم عبدالغفور میرٹھ۔ جناب مولوی حکیم سید شفیق احمد کھٹور جناب حکیم انوپ چند آنند میرٹھ۔ جناب حکیم عبدالوحید صدیقی میرٹھ۔ جناب حکیم دیا پرکاش جین متل میرٹھ۔ جناب حکیم سید فیضی ظہیری میرٹھ۔ جناب حکیم عبدالستار بہادر گڑھ۔ جناب حکیم لالہ برشاد سکسینہ صدر میرٹھ۔ جناب حکیم بودھ راج میرٹھ۔

## پروفیسر علامہ حکیم نیر واسطی کو ستارۂ خدمت کا اعزاز

یہ اطلاع مسرت انگیز ہے کہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء کو حکومت پاکستان نے "طب العرب" کے مصنف اور ادارہ "تاریخ طب" سنٹرل لائبریری کے معزز رکن پروفیسر علامہ حکیم نیر واسطی کو "ستارۂ طب" کے گراں قدر اعزاز سے سرفراز فرمایا ہے۔ ادارہ جامع الشفاء میرٹھ۔ اور شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین ظہیری صدر حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یو پی میرٹھ۔ موصوف کو اس اعزاز پر حقیقی تہنیت اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ)

## اطباء کو رجسٹر کرانے اور ڈگریاں دینے والوں سے ہوشیار رہنے

نئی دہلی۔ بعض انجمنوں نے رجسٹری ایکٹ کے ماتحت اپنے کو رجسٹرڈ کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا ہے کہ وہ ادارہ گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے اور وہ رجسٹریشن کرا کے لوگوں کو مدد دے سکتا ہے۔ یہ بالکل فریب اور دھوکا ہے۔ گورنمنٹ نے ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنے کی ہدایت کی ہے۔ بوگس کالج اور ڈپلومے یا ایسوسی ایشنوں کے سارٹیفکٹ رجسٹریشن کے وقت کارآمد نہیں ہو سکتے۔

# بانگ جرس

حضرت علامہ حکیم نیر واسطی لاہور

ہر گل سینہ چاک ہے شیفتہ بہارِ طب
تو ہی نہیں ہے اے سحر عاشقِ دلفگارِ طب

وجد میں جھومنے لگے آج تمام کائنات
چھیڑ وہ ساز مطرب میکدۂ بہارِ طب

شمع کی شعلہ پاشیاں منتِ شب کی ہیں رہین
تو ہی رہے گا ضوفشاں ہر جہاں نگارِ طب

بادہ ہے بادہ عرب جام ہے جام بو علیؔ
جس پہ ہے قدسیوں کو رشک ہیں وہ میگسارِ طب

یاد ہے ان کو تابشِ انجمِ حکمتِ حجاز
دیکھ نجوم شب میں ہیں محرم رازدارِ طب

حلقہ کناں تھے چارسُو خاکِ عرب کے جبہ پوش
بزم تھی اور بزم میں ساقی گلعذارِ طب

پھول کھلے دمشق میں مصر بنا چمن کدہ!
دیکھ کے میں تڑپ گیا رونقِ لالہ زارِ طب

آج معطر ایک بار پھر ہو مشامِ جانِ دہر
شاہِ عراق کھول دے گیسوئے مشکبارِ طب

نیرؔ واسطی اٹھو تم ابھی محوِ خواب ہو
اور جرس نواز ہے قافلۂ دیارِ طب

پرو پرائٹر پرنٹر پبلیشر حکیم سید شاہ حسین ظہیر (مطبع نامی پریس میرٹھ) دارالاشاعت مطب الشفا حکیم شاہ نصیر الدین روڈ میرٹھ